کہ ریسرچ اسکالر اور محققین کو زیادہ وقت ضائع کیے بغیر اپنے مطلوبہ مواد تک رسائی ممکن ہو سکے۔

آغاز کتاب میں ڈاکٹر محمد رفعت مدیر زندگی نو کے تعارفی کلمات دیے گئے ہیں، جن سے اس اشاریے کی اہمیت ومعنویت واضح ہوجاتی ہے۔ جدول کی شکل میں تمام شماروں کی جلدیں اور ہجری وعیسوی ماہ وسال کی تفصیلات درج ہیں، جن کی مجموعی تعداد ۸۰۶ ہے۔ عرض مرتب میں 'زندگی' کے ۶۷ سالہ صحافتی سفر اور استفادے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ قارئین کو سمجھنے میں جہاں مغالطہ ہوسکتا تھا، مرتب نے ان کی پہلے ہی وضاحت کردی ہے۔ اب تک کے مدیران: مولانا سید حامد علی، جناب سید عبدالقادر، مولانا سید احمد عروج قادری، مولانا وحید الدین خاں، مولانا سید جلال الدین عمری، ڈاکٹر فضل الرحمن فریدی اور ڈاکٹر محمد رفعت کے اسمائے گرامی تحریر کیے گئے ہیں۔ میرے خیال میں ان کی حیات وخدمات کی تفصیل علیحدہ صفحات میں درج کیے جانے کی ضرورت تھی، تاکہ غیر تحریکی حلقے کے قارئین بھی سمجھ پاتے کہ ان کا شمار تحریک اسلامی کے ان عظیم مفکرین ودانش وروں میں ہوتا ہے، جنھوں نے جماعت اسلامی کی فکری رہ نمائی کی ہے۔ اشاریہ میں اب تک شائع ہونے والے خاص نمبروں کی تفصیل بھی موجود ہے، جن میں مسلم پرسنل لا، طلاق، پانچواں کل ہند اجتماع، پیام مسجد، داعی اسلام مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، انٹرویو اور احکام ومسائل کے موضوعات شامل ہیں۔ ٹائٹل کی پشت پر ڈاکٹر محمد رفعت کے وضاحتی کلمات کا اعادہ ہے، جو کتاب کی ابتدا میں بھی موجود ہیں۔ یہاں مرتب کی سوانح اور علمی خدمات کا تذکرہ زیادہ موزوں تھا۔ اشاریہ سازی میں مواد کی الف بائی ترتیب دینے کا بھی دستور ہے، لیکن یہ انداز استفادہ کے نقطہ نظر سے زیادہ مفید اور کارآمد نہیں ہے۔ ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی نے اسے بہ اعتبار موضوع ترتیب دے کر استفادے کا دائرہ اور وسیع کردیا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ مضمون نگاروں اور مترجمین کی فہرست مرتب کرکے انھیں بھی اشاریہ کی شکل دے دی گئی ہے۔ موصوف نے مواد کی چھان بین اور ترتیب وتدوین میں کتنی عرق ریزی اور دقت نظر سے کام لیا ہوگا، اس کا اندازہ اہل علم ہی لگا سکتے ہیں۔

قارئین پر واضح رہے کہ رسالہ ’زندگی‘ میں اشارات، مطالعۂ قرآن، ارشاداتِ رسول، مقالات، تراجم واقتباسات، اخبار وافکار، رسائل ومسائل، روداد اجتماعات اور تنقید و تبصرہ کی شکل میں مستقل کالم رہے ہیں، جن کے تحت مختلف موضوعات، مثلاً مذاہب وفِرَق، نظریات، اسلامیات، عقائد وایمانیات، عبادات، اسلامی علوم، رسائل و مسائل، تعلیمات واحکام، دعوت وتحریک، تصوف، تعلیم، سماجیات، معاشیات، سیاسیات، تاریخ، جغرافیہ، مما لک، سائنس، ادب، سیرتِ انبیاء، علماء اور سلف صالحین، مسلمان، تہذیب وثقافت، تنظیمیں، ادارے، کانفرنسیں اور سیمنار، ایوارڈ اور ماہ نامہ زندگی پر کل پانچ ہزار ترسٹھ (۵۰۶۳) مضامین کی اشاعت ہوچکی ہے، جب کہ اردو، عربی، انگریزی، فارسی اور ہندی زبانوں میں کل ایک ہزار دو سو تیرہ (۱۲۱۳) کتب ورسائل پر تنقید وتبصرے شائع ہوچکے ہیں۔ رسالہ ’زندگی‘ میں شائع شدہ کئی مضامین کتابی شکل میں مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی اور بعض دوسرے ناشرین کے یہاں شائع ہوچکے ہیں، لیکن اب بھی ان شماروں میں بہت سے مفید مضامین ہیں، جو کتابی صورت میں اشاعت کے منتظر ہیں۔ ترتیب وتدوین سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے موقع فراہم ہوگیا ہے کہ وہ اپنے پسندیدہ موضوع کا انتخاب کرکے جمع وتدوین کے کام کرسکیں۔

پیش نظر اشاریہ سے یقیناً ریسرچ وتحقیق سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے استفادے کی نئی راہیں کھلیں گی، تحریکی حلقے کے وابستگان کو یہ جاننے کا موقع ملے گا کہ تحریک اسلامی کے دوراول کے قائدین کو کن مسائل اور چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا تھا؟ نیز ان آزمائشوں سے نکلنے میں وہ کس طرح کام یاب ہوئے؟ فہرست مضامین دیکھ کر یہ جائزہ بھی لیا جاسکتا ہے کہ وہ کون سے اہم عناوین ہیں جن پر ابھی تک قلم کاروں نے زیادہ توجہ نہیں دی ہے؟ اس کی روشنی میں آئندہ کا لائحہ عمل طے کرنے میں مدد ملے گی۔ اللہ تعالیٰ مرتب کی اپنی نوعیت اور اہمیت کے اعتبار سے اس عظیم کاوش کو شرفِ قبول سے نوازے۔ امید ہے، علمی حلقوں میں اس پیش کش کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ (ڈاکٹر عبدالرحمن فلاحی)

انچارج شعبۂ ادارت، مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی